



Nuqtah Journal of Theological Studies

Editor: Dr Shumaila Majeed

(Bi-Annual)

Languages : English, Urdu, Arabic

pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349

<https://nuqtahjts.com/index.php/njts>

Published by

Resurgence Academic and Research

Institute Lahore (53720), Pakistan

Email: editor@nuqtahjts.com

مجد دالف ثانیؒ کی اصلاحی فکر کے تحفظ و فروغ میں ڈیرہ غازی خان کے صوفیاء نقشبند کا کردار

The Role of Naqshbandi Sufis of Dera Ghazi Khan in the Preservation and Promotion of Mujaddid Alf Sani's Reformist Ideology

Manzoor Hussain

PhD Scholar Development of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan

Contact no: 0345 7180081

Email: manzoorjarwar20@gmail.com

Dr Manzoor Ahmad

Assistant professor Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan

Contact no : 03336818163

Email: drmamzoor67@yahoo.com



Published online: 30 Dec, 2025



View this issue

OPEN  ACCESS



Complete Guidelines and Publication details can be found at:

<https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics>

Abstract

This article examines the contribution of Naqshbandi Sufis in Dera Ghazi Khan. It explores how they preserved the reformist ideology of Mujaddid Alf Sani. The study highlights the efforts of prominent Sufi figures in this region. These spiritual leaders focused on self-purification and moral training. They taught that true Sufism must align with the Shariah.

The author discusses their method of reform. These Sufis advised people to avoid sins and follow the Sunnah. They worked hard to eliminate un-Islamic customs and superstitions from the society. The paper also outlines their emphasis on social duties. They highlighted the importance of education and the rights of relatives. The study concludes that their struggle brought a positive change. Their teachings continue to influence the spiritual and social life of the people in Dera Ghazi Khan.

Keywords: Naqshbandi Order, Mujaddid Alf Sani, Dera Ghazi Khan, Self-Purification (Tazkiya-e-Nafs), Social Reform, Adherence to Shariah, Sufism, Spiritual Training, Rejection of Innovations (Bid'ah).

ڈیرہ غازی خان کے صوفیائے نقشبندی اصلاحی مکار کے تحفظ اور فروع میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان صوفیائے نقشبندی اصلاحی اور وعظ و نصیحت کے ذریعے لوگوں کو برائیوں سے دور رہنے اور نیکی کے راستے پر چلنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے معاشرے میں پھیلی ہوئی جہالت، بدعتات اور رسومات کو ختم کرنے کے لیے بھی کوششیں کیں۔ ان صوفیائے نقشبندی اصلاحی اور معاشی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے بھی کام کیا۔

ڈیرہ غازی خان کے صوفیائے نقشبندی کی تعلیمات کے اثرات آج بھی اس خطے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کے دلوں میں نیکی اور تقویٰ کی روح پیدا کی ہے۔ ان کی کوششوں سے معاشرے میں ایک ثابت تبدیلی آئی ہے اور لوگوں میں انسانیت اور اخلاقیات کے اقدار کو فروع ملا ہے۔

1. زندگی اور اخلاق و عادات سے متعلق اصلاح

1.1. زندگی کی کتاب

حضرت مولانا علی مرتضی نقشبندیؒ انسان کی زندگی کو ایک کتاب سے تشبیہ دیتے ہیں کہ جس طرح ایک مصنف کتاب لکھتا ہے تو ہر انسان اپنی کتاب خود لکھ رہا ہے چاہے وہ اپنی کتاب میں غلطیاں کرے یا صحیح لکھے اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔ اس کی کتاب کا ہر ایک ورق ہر لفظ ہر نقطہ ہر چیز محفوظ ہے اور قیامت کے دن یہ اس کی کتاب اس کے سامنے ہو گی جس کی بیانیہ پر اس کی قسمت کافیملہ ہو گا۔ یا تو یہ کتاب اسے جنت میں لے جائے گی یا پھر جہنم اس کا مقدر ہو گی۔ اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:

"زندگی کی کتاب کے ورق برابر المثل رہے ہیں، ہر آنے والی صبح ایک نیا ورق ایک المثل دیتی ہے۔ یہ الٹے ہوئے ورق برابر بڑھ رہے ہیں اور باقی ماندہ ورق برابر کم ہو رہے ہیں اور ایک دن وہ ہو گا جب آپ کی آنکھیں بند ہوں گی یہ کتاب بھی بند ہو جائے گی اور آپ کی یہ تصنیف محفوظ کردی جائے گی۔ اب یہ قیامت کے دن کھلے گی۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ اس کتاب زندگی میں کیا درج کر رہے ہیں؟ روزانہ کیا کچھ درج کر کے ورق المثل دیتے ہیں، آپ کو شعور ہو یا نہ ہو آپ کی یہ تصنیف تیار ہو رہی ہے اور اس کی ترتیب اور تنظیم میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ وہ سب کچھ لکھ رہے ہیں جو آپ سوچتے ہیں، دیکھتے ہیں، چاہتے ہیں، کرتے ہیں اور کرتے ہیں۔ کسی دوسرے کو کچھ اختیار نہیں کہ ایک شوشه بھی گھٹایا بڑھا سکے۔ اس کتاب کے مصنف بھی تباہ آپ ہی ہیں اور صرف آپ اپنی کوشش سے ترتیب دے رہے ہیں۔ ذرا آنکھیں بند کریں اور سوچیں کل یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہو گی۔ شہنشاہ واحد القہار آپ سے کہے گا اپنا نامہ اعمال پڑھ۔ آپ خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہیں۔"¹⁴

1.2. اپنا امتحان خود لینا

ہر مسلمان کو بکیرہ گناہوں کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی بچنا چاہیے۔ تاکہ قیامت کے دن اسے اعمال نامہ دائمی ہاتھ میں ملیں اور اس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر حاوی ہوں۔ حضرت مولانا علی مرتضی نقشبندیؒ نے اپنا محاسبہ کرنے کے لیے کچھ گناہ کے کاموں کی فہرست بیان فرمائی ہے جن کا تعلق عام انسان کے معمولات سے ہے۔ یہ گناہ ہے جن میں آج کل کا معاشرہ غرق ہے۔ عام لوگوں کا ان گناہوں کی طرف دھیان نہ ہے۔ یہ گناہ جو انہوں نے بیان فرمائے ہیں کبیرہ گناہ ہیں اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ خدا نخواستہ ان میں سے اگر کوئی بھی گناہ ایک مسلمان سے سرزد ہو رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے۔

حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندی فرماتے ہیں:

"اپنا امتحان لو کہیں آپ ان میں سے کسی گناہ میں تو بتلانہیں۔ اگر ایسا ہے تو فوراً توبہ کریں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نہ حق قتل کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، تیہوں کامال کھانا اور ان پر ظلم کرنا، غیبت کرنا یا سنتا، خدا کی رحمت سے نامید ہونا، وعدہ کر کے پورا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کوئی فرض عبادت چھوڑنا، قرآن کریم حفظ کر کے بھلا دینا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسم کھانا، غیر اللہ کی قسم کھانا، اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا، بلاعذر نماز فضا کرنا، کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان کہنا، خدا کا دشمن کہنا، چوری کرنا، سود لینا، غیر محرم کے ساتھ تہائی میں بیٹھنا، جو اکھلنا، کافروں کی رسیں پسند کرنا، گناہ سننا، الٰہی دیکھنا، حرام کھانا، ملامت کرنا، بدعت کرنا، شوہر کی نافرمانی کرنا، کھانے کو راکھنا، اسلامی حکومت سے بغاوت کرنا، ناقچ دیکھنا، کسی کا عیب ڈھونڈنا، پڑوسیوں کو تکلیف دینا، جادو کرنا، مردوں کو سونا یاریشم پہننا، صلدر حمی نہ کرنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنا، تکبیر اور خود پسندی کرنا، ناپ توں میں کسی کرنا، جھوٹی شہادت دینا، شراب پینا، نماز باجماعت کو بلاعذر ترک کرنا، رشوٹ لینا اور دینا، کسی صحابی پر تقدیر کرنا، کسی کو گالی دینا، خود کشی کرنا، داڑھی منڈوانا، ایک بالاشت سے کم کرنا، مرد کا عورت اور عورت کا مرد کی شکل اپنانا، عورتوں کا شریعت کے مطابق پر دہ نہ کرنا، پیشتاب سے اپنے آپ کو نہ بچانا، مردوں کا لختنے ڈھانکنا، ریا کرنا، تصویر بلا ضرورت دیکھنا یا رکھنا، تصویر والی جگہ جانا، دینی تعلیم کو دنیا کے لیے حاصل کرنا، حق بات کو چھپانا، چھلی کرنا، احسان جتنا، لوگوں کو بہسانا، کامن اور خوبی کی بات کی تصدیق کرنا، کسی کی موت پر نوح کرنا اور بالوں کو نوچنا۔"²

3. زندگی بہت قیمتی ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زندگی جیسی نعمت شغل میلے کے لیے نہیں دی بلکہ یہ زندگی ایک امتحان ہے۔ یہاں اگر کوئی بندہ وقت ضائع کرتا ہے تو وہ وقت اس کے لیے وبا بنے گا اور اسے جہنم کا راستہ دکھائے گا۔

حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندی فرماتے ہیں:

"زندگی کا ہر سانس اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا خزانہ ہے زندگی کے ہر ایک لمحہ کی قدر کرو، زندگی کے یہ حسین لمحات بے کار نہ گزریں۔ ورنہ قیامت کے دن زندگی کا یہ خزانہ خالی پاؤ گے اور پھر پریشان ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔ اپنی زندگی کا ہر لمحہ حساب کرو کہ کس چیز میں خرچ ہو رہی ہے اور یہ کوشش کرو کہ فائدہ کے کام میں خرچ کرو، بے کار زندگی گزارنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے اندر کام کرنے کی عادت پیدا کرو تو تاکہ تم آئندہ زندگی میں خوش رہو۔"³

حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندی مزید فرماتے ہیں:

"وقت دودھاری تلوار ہے تم اسے اچھے عمل میں کاٹو۔ ورنہ تم غالباً ہوئے تو یہ ہے تمہیں کاٹ دے گا، دوسرا یہ کہ اپنے نفس کی حفاظت کرو اسے اچھے اعمال میں مصروف رکھو رہے یہ تمہیں برے کاموں میں مصروف کر دے گا۔"⁴

4. برائیوں کی اصل جڑ

زندگی کو خوبصورت بنانا ہر انسان کا بنیادی فرض ہے، اور اس مقصد کے حصول کے لیے کئی اہم اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم اقدام ہے نفس پر غور و فکر کرنا اور اس کی تربیت و ترقی کرنا۔

نفس انسان کی روحانی اور اخلاقی قوتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انسان کو خیر و شر کے درمیان تمیز کرنے اور نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لیکن نفس کمزور بھی ہو سکتا ہے اور انسان کو گناہوں اور برائیوں کی طرف مائل کر سکتا ہے۔

خواجہ عبدالعزیزؒ نے برائیوں کی اصل جڑ نفس کو قرار دیا ہے۔ پاکیزہ نفس برائیوں سے دور رہتا ہے اور نفس امارہ کا شکار بندہ ہمیشہ برائیوں میں گھر جاتا ہے۔ اسی لیے آپ فرماتے ہیں۔

"تمام برائیاں اور خرابیاں نفس کی بدولت ہیں اور اس سرکش کوزیر کر لیا تو معرفت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور منزل عرفان و آگہی کا صدر نشین بن جاتا ہے چچیزیں اپنے اوپر لازم کرلو۔"⁵

1. خداوند تعالیٰ کی کتاب کو معبوطی سے کپڑو۔

2. رسول مقبول ﷺ کی سنت کی پابندی کرو۔

3. حال کھاؤ۔
4. دل آزاری سے بچا اگرچہ وہ آزار پہنچائیں۔
5. جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے دور رہو۔
6. حقوق کی ادائیگی میں جلدی کرو۔⁶

1.5. غیرت مند کی مثال

حضرت علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطبات میں یہ مثال بکثرت بیان فرماتے کہ مکھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو گندگی پر بیٹھتی ہے دوسرا شہد کی مکھی جو پھولوں اور درختوں پر گزار کرتی ہے۔ شہد کی مکھی ضرورت کے تحت پانی وغیرہ کے لیے نوں اور ٹوٹیوں پر آ جاتی ہے۔ اگر کسی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اُنگ مار کر اس کی طبیعت ٹھیک کر دیتی ہے لیکن گندگی والی مکھی جو ہڑ جاتی ہے اسے کوئی جو کچھ کہتا ہے وہ برداشت کرتی ہے۔ اس لیے ہمیشہ ذلیل بھی رہتی ہے۔ اگر شہد کی مکھی کو کہا جائے کہ اس کو ڈنگ کیوں مارا تو وہ کہہ سکتی ہے کہ اس نے اپنا ہاتھ میری طرف کیوں بڑھایا۔ مسلمان عورت شہد کی مکھی ہے اگر اس کی طرف کوئی غلط ہاتھ اٹھائے اس وقت ہاتھ کو کٹ دے۔ کوئی نہیں پوچھے گا۔ گندی مکھی سے ہر کسی کو گھن آتی ہے۔⁷

1.6. عمل صالح

مالک حقیقی سے ڈر کر صدق دل سے جو شخص تقویٰ و پر ہیز گاری اختیار کرتا ہے۔ وہ اس کے ماسوئے ہر وقت گزار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظُّنُنَ فَإِنَّ الظُّنُنَ لَا يُغْفِي مِنَ الْحَقِّ شَيئًا﴾⁸

(حالانکہ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ وہ صرف ظن پر چلتے ہیں۔ اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا)

جب تک نفس کی قدورت نہ مٹے دل سے قدورت ہرگز نہیں مٹ سکتی جب تک نفس العین اصحاب کہف کے کتنے کی طرح رضائے الہی کے دروازے پر نہ بیٹھ جائے۔ دل میں ہرگز صفائی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک صفائی کامل ہوگی اس وقت النفس المطمئنة۔۔۔ کا خطاب ہو گا اور درگاہ الہی میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اس وقت اس عظمت اور جلال کا مشاہدہ ہو گا اور اس کی روح پر واز کر جائے گی۔ پھر ایک مدت تک اس حال میں رہنے کے بعد خاصان الہی میں ہو جائے گی اور خلیفۃ اللہ کہلانے کا مستحق ہو گا اور اسرار الہی اس پر مکشف ہوں گے۔ اب بندہ خدا حقیقی معنوں میں ہو گا۔ اس وقت اگر کسی مردہ دل پر گزر ہو گا تو وہ اس کوزنہ دل کر دے گا۔ اگر کسی گمراہ پر گزر ہو گا تو راہ ہدایت پر لے آئے گا۔ اگر کسی بد بخت پر گزر ہو گا تو اس کو نیک بنادے گا۔ اولیاء اللہ ابدال کے غلام ہیں۔⁹

2. تصوف اور روحانیت سے متعلق اصلاح

2.1. تصوف کی حقیقت

تصوف نفس کے ترکیہ کا نام ہے۔ اس کا مقصد اولیاء اللہ کی کرامات اور کشف نہیں اور نہ ہی کسی کا غیب کی خبریں بیان کرنا تصوف ہے۔ بلکہ تصوف کی اصل روح کو نہیں سمجھا گی۔ مریدوں نے اپنے پیروں کی تعریف میں بہت سی مبالغہ آرائیاں کی ہے اور ان کے مرتبہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندی تصوف کی اصطلاح کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لغت کے اعتبار سے تصوف کی اصل "صوف" ہے اور حقیقت کے اعتبار سے اس کا رسم "صفا" ہے ہونا چاہیے۔ اس میں کوئی چیز نہیں کہ تصوف دین کا ایک اہم شعبہ ہے جس کی بیانیہ اخلاق پر ہے۔ خلوص فی العمل اور خلوص فی النیت ہی تصوف کی بیانیہ ہیں، اور جس کی غایت تعلق مع اللہ اور حصول رضائے اللہ ہے۔ قرآن و حدیث کے مطالعے سے، نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنے سے اور آثار صحابہؓ سے اس کی حقیقت کا ثبوت ملتا ہے۔ تصوف کے لیے نہ کشف و کرامات شرط ہے نہ دنیا کے کاروبار نہ جہاڑ پھونک سے بیماری دور کرنے کا کام نہ مقدمات جتنے کا نام تصوف ہے، نہ قبروں پر سجدہ کرنے کا نام، نہ ان پر چادریں چڑھانے کا نام، نہ ان پر چراغ جلانے کا نام تصوف ہے نہ آنے والے واقعات کی خبر دینے کا نام تصوف ہے، نہ اولیاء اللہ کو غنی نہ اکرنا، مشکل کشاجانا، حاجت روانانہ، نہ اس میں ٹھیکیدار ہے کہ یہ کسی ایک نظر سے مرید کی اصلاح ہو جاتی ہے اور سلوک کی دولت بغیر مجاهدہ کے اور بدون اتنا سنت کے حاصل ہو جائے گی، نہ اس میں کشف، الہام کا صحیح اترنا شرط ہے، نہ وجہ در قص کا نام تصوف ہے، یہ سب چیزیں لازم بلکہ عین تصوف صحیحی جاتی ہیں، حالانکہ ان میں سے کسی ایک چیز پر بھی تصوف اسلامی کا اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ یہ ساری خرافات تصوف اسلامی کی عین ضد ہیں۔¹⁰

2.2. عارف اور مترف میں فرق

عارف کا مطلب ہے جو حقیقت میں ہی ولی اللہ اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہو اور مترف کا مطلب ہے کہ حقیقت میں وہ عارف نہ ہو بلکہ وہ عارف بنے کی کوشش کرے۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندی نعمتی میں:

"عارف ہر عمل کو فعل ابی سمجھتا ہے جبکہ مترف فکر اور سوچ کے بعد اسے فعل ابی مانتا ہے۔"¹¹

2.3. سلسلہ نقشبندیہ میں محرومی نہیں

ایک روز حضرت پیر سوگ نے سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں فرمایا کہ:

"در طریقہ محرومی نیست"

یعنی اس طریقہ نقشبندیہ میں محرومی نہیں ہے۔ جو شخص طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو جائے محروم نہیں رہتا۔ اس طریقہ عالیہ کی برکت سے انشاء اللہ مرتبے وقت ایمان

سلامت لے جائے گا۔¹²

2.4. رابطہ شیخ دفع خطرات

حضرت پیر سوگ نے ایک روز ارشاد فرمایا:

"مبتدی جب ولایت صفری میں سلوک طے کر رہا ہو تو اس کے دل میں بہت سے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے رابطہ ایک شیخ کو مسکون کر کے خطرات کودفع کرے اور تمام تصور اپنے ذمہ لگائے۔ کیونکہ مرشد کامل کا وجود ایک آئینے کی طرح ہے۔ مبتدی طالب کو اپنے عیب بطور عکس شیخ میں دکھائی دیتے ہیں اور مبتدی باطنی نظر میں قصور کی وجہ سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ ولایت صفری کو طے کرنے کے بعد اگرچہ خطرات وارد ہوتے ہیں مگر ان سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا، بلکہ ترقی مدارج کا باعث ہوتے ہیں۔ بشرطیہ کہ مرشد کے متعلق اعتقاد میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور نسبت جمل سے کئی قسم کے مبشرات نمایاں ہوتے ہیں۔ مگر ان کے ظہور سے خوش نہ ہو اور نہ ان کے ملحوظ خاطر ہو کیونکہ یہ ابتدائی چیز ہے، مقصود بالذات نہیں۔"¹³

2.5. شیخ کی ضرورت

تصوف کے مقام طے کرنے کے لیے اور حقیقی اسلام حاصل کرنے کے لیے پھر ایک کامل سے بیعت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿بِإِيمَانِهِ الَّذِينَ آمَنُوا أَتَقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهُدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ المائدۃ: ۳۵

کہ میری بارگاہ عالی میں پہنچنے کے لیے دسیلہ کپڑا اور میرے راستے میں جہاد کروتا کہ تم فلاح پاو۔

شیخ بازیزید بسطامی فرماتے ہیں:

"مَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَإِمَامُهُ الشَّيْطَانُ."

("جس شخص کا کوئی شیخ نہیں شیطان اس کا امام ہے۔)

حضرت ابو علی دفاق فرمایا کرتے تھے:

"مَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَهُوَ كَالشَّجَرَةِ بِغَيْرِ ثَمَرٍ"¹⁵

(کہ جس کا کوئی پیر نہیں وہ بے پھل درخت کی ماندہ ہے۔)

بغیر مرbi کے تربیت نہیں ہو سکتی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا بھیجا اور اولیاء کرام کا دبود تربیت کے لیے ہے مگر پیر پکڑنے میں اختیاط لازمی ہے۔ پیر کامل کی شناخت آسان نہیں۔ سب سے پہلے پیر کامل کی نشانی یہ ہے کہ وہ شریعت کی اتباع کرے، قول و فعل میں بھی، اور دوسرا پیر کی نشانی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صدق دل اور اخلاص کے ساتھ دو تین روز اس کی صحبت میں رہے تو اس کا دل دنیا سے ہٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت اسے حاصل ہونے لگے اور اسے دیکھ کر خدا یاد آئے۔ اگر ایسا پیر مل جائے تو موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے بیعت کر لینی چاہیے۔

بیعت سنت ہے صحابہ کرام نے بھی حضور ﷺ سے بیعت کی تھی۔ پیر کامل کے ہاتھ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور پیر ان کبار کا ہاتھ ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ میں

جب ہاتھ دے دیا جائے تو پھر اس کو نہ چھوڑا جائے۔

خواجہ نقیر محمد بارویؒ نے فرمایا:

"ہاں اگر ایسا کامل پیر سالک اگر اپنے کسی ناقص نائب کو سپرد کر دے تو اس کو بھی اس کامل اور کامل کا ہاتھ تصور کرے اور اس کے ساتھ وہی عقیدت رکھے کیونکہ وہ کامل کا پرد کیا ہوا ہے۔ اس کا انکار کامل کا انکار ہے۔"

طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں جیسا کہ کہا گیا ہے حصول درجات کے لیے روئے شیخ یعنی حضوری شیخ، یا صحت شیخ ضروری ہے۔ کامل شیخ کی صحت میں بیٹھنے والے سالک کی خدمت میں بیٹھ کر بوجے شیخ حاصل کی جائے۔ شیخ کی گفتگو یعنی جس مجلس میں بیٹھنے اپنے پیر کی باتیں کرے نوافل ذکر و اذکار تلاوت قرآن پاک کے علاوہ تصوف کی کتابیں پڑھی بغیر آداب طریقت کوئی کامنہ کرے۔¹⁶

2.6. مقامات مقدسہ کسوٹی ہیں

ایک روز حج کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی حضرت پیر سوگ نے ارشاد فرمایا: "کہ جو لوگ حج بیت اللہ شریف اور زیارت روزہ رسول ﷺ کر کے واپس آتے ہیں تو یہ مقامات مقدسہ کسوٹی کی مانند ہیں۔ یا تو حاجی اس جگہ سے ایمان کامل لے کر آتا ہے یا ایمان سے خالی ہو کر آتا ہے۔"

چنانچہ بعض لوگ جب حج سے واپس آتے ہیں تو پہلے سے زیادہ نیک ہو جاتے ہیں اور بعض کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔¹⁷

2.7. ترویج سلسلہ

حضرت پیر بارو نے ایک سال عید الفطر کے موقع پر آپ کو جب خلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی آپ کو بیعت کرنے اور سلسلہ عالیہ کے اشاعت کی اجازت دی۔ اب باکمال ادب و احترام اس حکم کی تعییل کرتے رہے اور مسجد کے کونے میں چھپ کر بیعت فرماتے۔ حضرت پیر بارو کے وصال پر مالاک کے بعد آپ ہی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ رہے۔ ہزاروں روحانیت کے بیانے لوگ آپ کے چشمہ برکات سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کے فیوض و برکات خانقاہ تک ہی محدود نہیں۔ دوسرے مسالک مذاہب کے لوگ بھی آپ کے فیض یافتگان تھے۔

چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ کے نواح میں واقع ہندوؤں کی ایک پوری بستی آپ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ لیہ اور علاقہ کے دوسرے حصوں سے تعلق رکھنے والے کئی عیسائیوں نے بھی اسلام کے سعادت آپ ہی کے قوس طے حاصل کی۔ آپ نے نہ صرف تلقین و ارشاد سے ان نو مسلموں کو نواز بالکل تعلیمات اسلامیہ کی غرض سے معلم بھی متعین فرمائے تاکہ حقانیت دین ان کے قلوب میں راست ہونے تک ان حضرات کی رہنمائی کی جاتی رہی۔¹⁸

2.8. تصوف اور اخلاق میں عوام کی اصلاح

تبیغ کے ساتھ ساتھ تصوف و اخلاق میں بھی اللہ کے فضل سے علامہ قریشیؒ نے جو کارنا میں انجام دیے وہ ایک کرامت کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ آپ سال کا اکثر حصہ تبلیغ دوروں میں رہتے دن بھر کا سفر عموماً نہ کرے بعد اور اڑھائی گھنٹے کا خطاب بہت تحکما دینے والا کام ہے۔ لیکن جب نماز مغرب سے فراغت ہوتی تو جیسے کوئی تحکما و کاش کا اثر نہیں ہر علاقے میں مریدوں کی ایک خاصی تعداد موجود ہوتی وہ سب شام کو حج ہو جاتے مغرب کے بعد مجلس ذکر قائم ہوتی ہر ایک کوڈ کر قلبی کی تلقین، غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ، پھر انگلی سے اباق کوتازہ کرنا، اس کے ساتھ ساتھ متوسلین کے حالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد پھر مراقبہ کی طریقے پر شروع ہو جاتا اس مراقبہ کی لذت و چاشنی بہت زیادہ تھی۔ جو کوئی ایک دفعہ اس کا لطف اٹھایتا وہ ہمیشہ اسی مراقبہ کی تلاش میں سرگردان رہتا۔¹⁹

2.9. تبلیغ دین اور اشاعت مذہب کی ترغیب

ایک دفعہ خواجہ فضل علی قریشیؒ موضع انژروئی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے لوگوں کو اللہ اللہ سکھایا اور اس کی ترغیب دی۔ آپ نے فرمایا: "اسلام پہلے کمزور تھا، رفتہ رفتہ بڑھا اور ترقی کرتا گیا۔ ابتداء میں اللہ کے سچے رسول ﷺ نے اسلام کی تلقین کی اور دین حق کی تبلیغ فرمائی۔ جس سے صدیق اکبرؒ اور چند افراد مسلمان ہوئے پھر حضرت ابو بکرؓ نے اپنی قوم کو تبلیغ کی، جس کے نتیجے میں چند افراد مسلمان ہوئے، پھر دن بدن ترقی ہونے لگی۔ اگرچہ کافروں نے اسلام کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی اور غریب مسلمانوں کو تایا۔ مگر مٹھی بھر مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے کچھ عرصہ میں مشرق سے مغرب تک اسلام کا نور پھیلایا۔"²⁰

اس پرمذکورہ جگہ کے لوگوں نے آپ کی بات سے گہرا اثر لیا۔ اور وہاں کے لوگوں کی اکثریت مقنی اور پرہیزگار بن گئی۔ مساجد و مدارس آباد ہو گئے اور لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہونے لگے۔

آپؒ جہاں بھی تشریف لے گئے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلا یا اور انہیں علم سکھنے کی تلقین فرمائی۔ کہ ایک جگہ آپؒ لوگوں سے اس طرح مخاطب ہوئے: مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر سیکھو، شریعت کا علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ اللہ والوں کی بڑی شان ہے میں بادشاہ کے مقبرے پر گیا۔ کوئی اس کی قبر نہ بتا سکا۔ وہاں ایک جوسی خاک روپ بیٹھا تھا۔ اس جہاں قافی میں اسے کیسا کرہ فر، ملک و مال دنیا حاصل تھا، فوج موجود ہتھی تھی۔ مگر مرنے کے بعد قبر کا پتہ کوئی نہیں دیتا پھر میں حضرت محبوب الہی کے مزار پر حاضر ہوا۔ لوگ وہاں فاتحہ اور دعا میں مشغول پائے۔ جو آپؒ کے وسیلے سے اپنی حاجات اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے تھے۔ ہندو اور انگریز بھی سلام کر رہے تھے۔ امیر و فقیر سب بزرگوں کے مزارات پر جاتے ہیں، شہنشاہی دونوں جہاں میں ان حضرات کی ہے کیا عجیب بادشاہی ہے۔

چاکری خواہ ہندوستان جہاں²¹

(چاکری چاہے ہندوستان کی ہو یاد بیویوالوں کی)۔

2.10. استاد کی ضرورت

حصول علم کا فوری اور سہل ذریعہ استاد لعین معلم ہے۔ استاد ہی وہ شخصیت ہے جو علم کی روشنی پھیلاتا ہے اور طلباء کو علم و حکمت سے آراستہ کرتا ہے۔ استاد طلباء کو نہ صرف علم کی تعلیم دیتا ہے بلکہ انہیں اخلاقیات اور کردار سازی کی بھی تربیت دیتا ہے۔

معاشرے میں استاد کا مقام بہت بلند اور اہم ہے۔ وہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور نسل نو کو ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن کرتا ہے۔ استاد کو معاشرے کا معمار، روشنی کا مینار، مرتبی اور معانی بھی کہا جاتا ہے۔

ہر کام کرنے کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ استاد کے بغیر کوئی کام تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اسی لیے حضرت مولانا علی مرتضی نقشبندی فرماتے ہیں:

"بدات خود پڑھ کریاں کر کرنے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ ہر کام کے لیے استاد کی ضرورت ہے۔ اس طرح ذکر بھی کسی اللہ والے سے سیکھنا چاہیے"²²

حضرت مولانا علی مرتضی نقشبندی مزید فرماتے ہیں:

"پیر و شیخ کی مثال کنویں کی سی ہے اگر کسی کو پانی پینا ہو گا تو خود کنویں کے پاس آئے گا۔ پیر کا کام تو صرف کنویں سے پانی نکال کر پلا دینا ہے۔ پس اگر ذکر سیکھنا ہو تو کسی اللہ والے کی صحبت ڈھونڈو، اختیار کرو، ذکر سیکھو پھر محنت کرو۔"²³

3. خاندانی اور معاشرتی تعلقات سے متعلق اصلاح

3.1. مکمل انسان کون؟

حضرت مولانا علی مرتضی نقشبندی یونانی فلاسفہ ارسطو کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ:

"ارسطو سے کسی نے مکمل انسان کی تعریف پوچھی۔ اس نے کہا: جو مایوس نہ ہو، کامیابی پر آپے سے باہر نہ آئے، ناکامی میں مایوس نہ ہو، نہ اپنی تعریف کرے اور نہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، اپنی غلطیوں کا الزام دوسرے پر نہ تھوپے، ایسا ہی شخص مکمل انسان ہو سکتا ہے۔"²⁴

3.2. اولاد کی پرورش

موجودہ دور میں ہر شخص دنیا کے دھندوں میں لگ کر اپنے عزیز واقارب اور گھر بارے دور ہو چکا ہے، باپ مال کمانے کی دوڑ میں ہے تو ماں بھی اسی فکر میں سرگردان ہے، اور وہ کی تو دور کی بات ہے، اپنی حقیقی اولاد کی تربیت سے بھی غافل ہو چکے ہیں، اس کام کے لیے ملازمہ یا آیار کھی جاتی ہے، واضح رہے کہ یہ طرزِ عمل اور روشن تھیک نہیں ہے۔ اولاد کی پرورش کے بارے میں حضرت صوفی خیر محمد نقش بندی فرماتے ہیں:

"اپنی اولاد کی پرورش میں احتیاط سے کام لیں۔ دنیاوی اور دینی تعلیم سے ان کو آراستہ کریں۔ ان کی تربیت میں اسلامی طریقے سے کریں اور خصوصاً موجودہ دور کے ماحول میں ان کے لیے دن رات اللہ تعالیٰ سے دعا کا خواستگار رہنا چاہیے۔ تاکہ وہ بے راہ روی کا شکار نہ ہوں۔ ان کے رویہ میں اخلاص پیدا کریں۔ ان کو نماز قائم کرنے کی تلقین کریں۔ اور نماز کا عادی بنا دیں۔ تاکہ وہ اپنی زندگی میں خوشحالی لا سکیں۔"²⁵

3.3 اصول کمال کے لیے مدت درکار ہے

ایک روز خواجہ سو اگ²⁶ نے ارشاد فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق بچ نوماہ تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اور معیاد مقررہ کے بعد مکمل ہو کر باہر آتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی نبوت میں تو 40 سال کے بعد ملی۔ اس فقیر نے پورے 40 سال پیر ان کبار کی خدمت کی۔ 40 سال بعد پیر ان عظام سے فینیں ملا اور آج کا لوگ یہاں خانقاہ میں آتے ہیں اور ایک رات رہ کر واپس چلتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ہم کامل بن جائیں حالانکہ روز بروز اہل زمانہ کی حالت خراب ہو رہی ہے"²⁶

3.4 سادات و علماء کی خدمت

حضرت پیر سو اگ سادات عظام علماء و مشائخ اور فقراء کے ساتھ نہایت ہی تواضع سے پیش آتے۔ ان کی رہائش اور کھانے پر خصوصی توجہ دیتے اور مالی امداد بھی فرماتے۔ علماء کرام کے حوصلہ افزائی فرماتے۔ علماء و مشائخ کی محفل کو ترجیح دیتے۔ کوئی بھی مسئلہ علماء سے مشورہ کیے بغیر بیان نہ فرماتے۔ مطالعہ کتب اور تبلیغ دین متنین کا شوق دلاتے۔²⁷

3.5 طلباء کی حوصلہ افزائی

جب کوئی طالب علم حاضر خدمت ہوتا تو نہایت خندہ پیشانی سے پیش تے۔ حضرت پیر بارو اباق کا حال پوچھتے اور کبھی کبھی کوئی سوال بھی فرمادیتے اور ساتھ ہی اس کی وضاحت بھی کرتے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ان میں حصول علم کا جذبہ اور شوق پیدا کرتے اور فرماتے:

"علم ہمیشہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب برحق رضا کے لیے حاصل کرنا چاہیے۔"

علم پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے:

"علم بغیر عمل بیکار ہے"

اگر کوئی طالب علم و نیفہ پوچھتا تو فرماتے:

"علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا تمہارا وظیفہ ہے۔"²⁸

3.6 خلاف شرع رسوم کا خاتمه

حضرت پیر بارو نے جب اپنے علاقہ میں سلسلہ کی اشاعت کا آغاز فرمایا تو اس وقت علاقہ تھل میں جہالت کی وجہ سے خلاف شرع رسومات عام ہو چکی تھیں۔ ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن رسم شہر بر قتی کی تھی۔ لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ فلاں درخت پر جنات کا ٹیرہ ہے۔ انہوں نے درخت مقرر کر کر کھتے وہ ان درختوں پر جلتے وہاں مرادیں مانگتے ہیں اور نذریں مانتے۔ آپ کو ان تمام خلاف شرع امور سے سخت نفرت تھی۔ چنانچہ آپ نے ان تمام رسومات کے قلع قلع کے لیے بھر پور قدم اٹھایا اور خواجہ فقیر محمد سجادہ لشین آستانہ عالیہ بارو دیکی سرپرستی میں چند متولیین کو مقرر کیا۔ ان حضرات نے آپ کی توجہ سے چند دنوں کی محنت شاہکار کے ساتھ دور دور علاقوں میں جا کر اس رسم قلع کا خاتمه کیا۔ اس سلسلہ میں جمال لوگوں کی مخالفت کے باوجود کارکنوں نے انتہائی ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور کامیاب ہوئے جن علاقوں میں یہ کاروائی کی گئی ان میں تاجہ شانی، نہر حیات کے گرد و نواح، نزد بہل اڑا، ٹر کو اڑا، بگھے یا سمین وغیرہ شامل ہیں۔ میں غرض یہ کہ جہاں کہیں خلاف شریعت رسوم و عادات تھی اطلاع ملی آپ نے وہاں پہنچ کر ان رسومات کا خاتمه کیا۔²⁹

3.7 خیالات کو پاکیزہ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں:

"عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إِيمَنْ وَالظَّنُّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ"³⁰

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے احتراز کرو کیوں کہ یہ سب سے جھوٹی بات ہے۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُنْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَعْفُرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾³¹

(جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے مفتر

کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔)

مذکورہ آیت پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس سے پہلے خدا بزرگ و برتر نے گواہی کو ظاہر کرنے کا حکم فرمایا اور گواہی کو پوشیدہ رکھنے سے منع فرمایا۔ لہذا کوئی شخص اگر بات کو جانتے ہوئے اصل بات چھپائے تو اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے ضرور حساب لے گا۔

جیسے خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے سارے افعال کا حساب لیں گے ان افعال کا جو کوئی شخص کرچکا اور اس بات کا بھی کہ جس چیز کے پوشیدہ رکھنے اور جس چیز کے ظاہر کرنے کا حکم فرمایا کیا بندے نے اس پر عمل کیا؟

خواجہ فضل علی شاہؒ اس صحن میں فرماتے ہیں:

"جو شخص بیداری میں اپنے خیالات پاکیزہ رکھتا ہے، خواب میں کوئی حسین صورت نظر آ جاتی ہے تو میں فوراً اس سے منہ پھر لیتا ہوں۔ یہ بیداری کے وقت محتاط رہنے کا ہی نتیجہ ہے۔"³²

3.8. صاحب شریعت پیر

حضرت خواجہ فضل علی شاہ قریشی عباسی مسکین پوری لوگوں کو صاحب شریعت پیر کی پیروی کرنے کی ہدایت فرماتے۔ جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں:

"جب مجھے پیر پکڑنے کا خیال ہوا تو ایک شخص خلاف شرح 15 روز تک برابر خواب میں آتا رہا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ شیطان ہے اور مجھے غیر متشرع پیر کی جانب راغب کرنا چاہتا ہے۔ صاحب پیر ہو تو صاحب شریعت ہو ورنہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔"

چوں بے ابلیس آدم روئے ہست

پس ہبہ دستے نشاید داد دست³³

(چونکہ آدم کی روح میں ابلیس بی ہے اس لیے ہر ہاتھ کو ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔)

حیا

حیا کے بارے میں خواجہ محمد اسد المعرف پیر پٹھان رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حیا کے معنی یہ ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا وہ اہل نہ ہو۔ اور گناہوں کو صرف حیا کی وجہ سے ترک کرے نہ کہ خوف الہی کے باعث۔ اس کی اطاعت و عبادت اور دل میں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر فعل و حرکت سے خبردار ہے اس لیے اس سے شرما تار ہے۔³⁴

3.9. انسانی جسم میں دل کا مقام

دل انسان کے جسم میں انتہائی اہم عضو ہے، جیسے آنکھ ایک عضو ہے جس سے ہم دیکھتے ہیں، زبان ایک عضو ہے جس سے ہم بولتے ہیں، کان ایک عضو ہے جس سے ہم سنتے ہیں، ہاتھ پاؤں بھی اسی جسم کے اعضاء ہیں۔

آپؒ فرماتے ہیں:

دل بھی اس جسم کا ایک عضو ہے، ایک حصہ ہے۔ تم نے آنکھ سے تو کام لیا، ناک سے کام لیا، منہ سے لیا، زبان سے لیا، کان سے لیا، تم نے دل سے کام کیوں نہیں لیا۔ دل تو ایک عضو تھا جسم کا اللہ نے آنکھ کے ساتھ تذکرہ نہیں فرمایا۔ کسی اور عضو کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ رب نے براہ راست دل کا تذکرہ فرمایا ہے۔³⁵

﴿الَّذِينَ أَمْتُوا وَتَطْمَئِنُ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ﴾³⁶

(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یا دخدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔

اگر انسان کا دل تشویش میں مبتلا ہو تو آنکھ خود تشویش کا اظہار کرتی ہے آپؒ کسی کی آنکھ کو دیکھیں تو بتاسکتے ہیں کہ یہ بندہ خوش ہے، یہ بندہ مطمئن ہے۔ آنکھ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بندہ بہت پریشان ہے، بہت غصہ میں ہے یا بڑی حیوالا ہے تو آنکھ نے بے شمار چیزوں بتا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے دل کی طرف اشارہ فرمایا کہ بات دل سے نکلتی ہے اس کا اظہار آنکھ سے ہوتا ہے۔ دل سے بات نکلی تو اظہار زبان سے بھی ہوا، دل سے اشارہ ہوا تو انسان کے ہاتھ اور پاؤں سے بھی اشارہ ہو، تو ساری انسان کی سلطنت کا تعلق انسان کی حاکم دل کے ساتھ ہے اس جسم کا حاکم دل ہے۔

3.10. وعظ و نصیحت

صوفیائے نقشبندی نے ہمیشہ عظو و نصیحت کو اپنا طرہ آیتاز بنا یا جیسا کہ

سید مولانا محمد شاہ قریشی نقشبندی مسلسل چالیس سال سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں، اکثر پیشتر اندر وون ویر وون ملک تبلیغی و دعویٰ اسفار میں رہتے ہیں، پاکستان کے اکثر چھوٹے بڑے شہروں اور دیباںتوں میں آپ کے بیانات ہوتے ہیں۔ ہر مہینے لگ بھگ چھاپ اور اس سے زیادہ پروگرام ہونا عام معمول ہے۔³⁷

سید مولانا محمد شاہ قریشی نقشبندی کی اسی مسلسل، انتہک جدوجہد و محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ نے عالم میں ایک خاموش روحاںی انقلاب برپا کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں بلا مبالغہ لاکھوں اہل اسلام توہبہ تائب ہو کر اتباع سنت و اطاعت شریعت کے پابند ہو چکے ہیں، لاکھوں لوگوں نے آپ کی تلقین پر اپنے چھروں کو ڈاڑھی کی سنت سے سجا یا، لاکھوں لوگوں اہل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت حاصل کر چکے ہیں، سینکڑوں چورڑا کو تائب ہو کر آپ سے بیعت ہوئے اور ایتحاد انسان بنے سینکڑوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں، آپ اپنے ہر بیان میں آقانے نامدار، تابع دار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی ایسی چاشنی گھولتے ہیں کہ سامعین کے سینے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہو جاتے ہیں، آپ کی گفتگو میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ ہر آنکھ اشک بار ہو جاتی ہے، آپ کی طرف علماء کارجوع اس کثرت سے ہے کہ گویا آپ مقناطیس ہیں جس کی طرف علماء کھنچ چلے آتے ہیں۔³⁸

3.11 سلوک کا مقصد مقام احسان کا حصول

ایک روز حضور حضرت پیر سواؤ⁷ نے ارشاد فرمایا کہ منازل سلوک طے کرنے اور مشائخ عظام کی متابعت کا اصلی مقصد مقام "احسان" کا حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ حضور حضرت صاحب نے تسبیح خانہ سے مشکوٰۃ شریف "منگو" کر درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی:

"عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال . بينما خُنَّعَ عَنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَذْطَعَ عَلِيَّاً رَجُلًا شَدِيدَ سُوادٍ ... كَانَ تَرَاهُ فَانَّ لَمْ

تَكُنْ تَرَاهُ نَاهِيَاً كَمْ³⁹

(حضرت امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے۔ ہمارے سامنے ایک شخص ظاہر ہوا، جس کے کپڑے نہیت سفید اور سر کے بال بہت زیادہ سیاہ تھے۔ اس کی شکل سے سفر کی تکان ظاہر نہ ہوتی تھی اور پہچاننا نہیں جاسکتا تھا۔ وہ کسی اور سے نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی تھا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیخدا اور اپنے دونوں گھنٹوں کو حضور علیہ السلام کے دونوں گھنٹوں سے ملا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ حضور علیہ السلام کی دونوں رانوں پر رکھ دیے اور عرض کیا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں، اور اس بات کی شہادت دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم از قائم کر کے، اور رکو کوڈا کر کے، اور رمضان شریف کے روزے رکھے، اور بیت اللہ شریف کا حج کرے بشرطیکہ تو راستے کی طاقت رکھتا ہو۔" سائل نے کہا: "آپ نے سچ فرمایا!" ہمیں تجب ہوا کہ سوال بھی کرتا ہے اور تقدیق بھی کرتا ہے۔ پھر سائل نے پوچھا: "ایمان کیا ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے نبیوں، اور روز قیامت کو مان لے کہ یہ سب حق ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور وہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو پہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اور ان پر کتابتیں نازل کی ہیں۔ یہ سب حق ہیں اور قیامت کا روز آنے والا ہے اور برحق ہے۔ نیکی اور بدی کی تقدیر کو بھی مان لے، یہ سب حق ہیں۔" پھر سوال کیا: "بتائیں احسان کے کیا معنی ہیں؟" سر کارنے فرمایا: "احسان کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر کہ تو اسے دیکھ رہا ہو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو یہ سمجھ کر عبادت کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔)

مذکورہ بالا حدیث حضور حضرت نے بطور دلیل کے پیش فرمائی۔ قرآن کریم میں بھی انسان کی پیدائش کا مقصود عبادت فرمایا گیا ہے۔ اور حقیقی عبادت وہ ہے جو خشوع و خضوع، اخلاص اور نہایت عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے ادا کی جائے۔ جس میں ذوق، حلاوت اور اطمینان تقب موجود ہو۔ اور اطمینان بغیر ذکر الہی کے حاصل ہونا بالکل ناممکن ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **أَلَا يَذَكُرُ اللَّهُ تَطْمِئْنَ الْقُلُوبُ (اللَّهُ تَعَالَى) كَذَكَرَ سَهِيْنَ تَسْكِينَ قَلْبَهُ تَوْتَيْ ہے۔** جس ذکر سے لذت شیرینی اور خشوع و خضوع اور اخلاص حاصل ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

حضرات مشائخ کرام نے جتنے طریق بیان فرمائے ہیں ان کا مقصد ایک چیز ہے کہ عبادت میں ذوق اور حلاوت حاصل ہو اور سلوک حاصل کرنے والا ذکر و فکر اور مراقبہ کے زینہ سے آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے درجہ احسان حاصل کرے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی حقیقت کو سمجھ کر اپنے آپ کو اس کا اہل بنائے۔

اول: اصولہ معراج المؤمنین یعنی نماز مومن کے لیے معراج ہے۔

دوم: نقرة عینی فی الصلة میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ ان مراتب اور درجوں کا حاصل ہونا مشائخ کرام کی تابع داری پر منحصر ہے۔⁴⁰

خلاصہ کلام

ڈیرہ غازی خان کے صوفیاء نقشبند نے مجد دالف ثانیؒ کی اصلاحی فکر کو زندہ رکھا اور معاشرتی و روحانی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے نفس کی تربیت، تصوف کی اصل روح اور شریعت کی پابندی پر زور دیا۔ ان کی تبلیغ و اصلاح سے علاقے میں دین کی روشنی پھیلی اور اخلاقی اقدار فروغ پائے۔ ان کی تعلیمات آج بھی لوگوں کے دلوں میں بیکی اور تقویٰ کی روح جگاتی ہیں۔

حوالہ جات:

^۱ مولانا علی مرتضی نقشبندی، *کشکول گدائی* (مقام اشاعت ندارد: مکتبہ ندارد، سن ندارد)، ص 190۔

Mawlana Ali Murtaza Naqshbandi, Kashkol-e-Gadayi (n.p.: n.p., n.d.), 190.

^۲ کشکول گدائی، ص 90۔

Kashkol-e-Gadayi, 90.

^۳ ایضاً، ص 188۔

Ibid., 188.

^۴ کشکول گدائی، ص 187۔

Kashkol-e-Gadayi, 187.

^۵ قاضی، جیل احمد، عزیز عالم، (ڈیرہ غازی خان: لادن شریف دری میرو)، ص 20

Qazi, Jamil Ahmed, Aziz Alam (Dera Ghazi Khan: Laden Sharif Dar-e-Miro), 20.

^۶ ایضاً، ص 25۔

. Ibid., 25

^۷ محمد عبدالجید فاروقی نقشبندی، سوانح حیات حضرت علامہ قریشی (مظفر گڑھ: مدرسہ عربیہ جامعہ قاسمیہ چوک منڈا، سن ندارد)، 243۔

Muhammad Abdul Majeed Farooqi Naqshbandi, Sawaneh Hayat Hazrat Allama Qureshi (Muzaffargarh: Madrasa Arabia Jamia Qasmia Chowk Munda ,n.d.), 243.

^۸ القرآن، ۵۳:۲۸۔

Al-Qur'an, 53:28.

^۹ صاحبزادہ محمد، درِ مکnoon (گجرات: مکتبہ اسدیہ، سن ندارد)، ص 25۔

Sahibzada Muhammad, Durr-e-Maknoon (Gujrat: Maktaba Asadia, n.d.), 25.

^{۱۰} کشکول گدائی، ص 180۔

Kashkol-e-Gadayi, 180.

^{۱۱} ایضاً، ص 161۔

Ibid., 161.

- صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، فیوضاتِ حسنیہ (لیہ: مکتبہ حسن یا مجددیہ دربار عالیہ سوگھ شریف، 1990ء)، ص 182۔¹²
 Sahibzada Ahmed Hassan Al-Hasani, Faizan-e-Hasania (Layyah: Maktaba Hassan Ya Mujaddidiya Darbar-e-Aliya Sawag Sharif, 1990), 182.
- Ibid., 156.¹³
- مجی الدین ابن عربی، الفتوحات المکتبیہ، جلد 1 (بیروت: دار صادر، 1997ء)، ص 345۔¹⁴
 Muhyiddin Ibn Arabi, Al-Futuhat al-Makkiyya, vol. 1 (Beirut: Dar Sader, 1997), 345.
- ابوالقاسم القشیری، الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف، تحقیق: معروف زرقان و علی عبدالحمید بلطفی (بیروت: دار الحیر، 1998ء)، ص 132۔¹⁵
 Abu al-Qasim Al-Qushayri, Al-Risala al-Qushayriyya fi ‘Ilm al-Tasawwuf, ed. Ma‘ruf Zariq and Ali Abdul Hamid Baltaji (Beirut: Dar al-Khair, 1998), 132.
- فیوضاتِ بارویہ، ص 177۔¹⁶
 Fayuzat-e-Barviya, 177.
- فیوضاتِ بارویہ، ص 177۔¹⁷
 Fayuzat-e-Barviya, 177.
- فیوضاتِ بارویہ، ص 64۔¹⁸
 Fayuzat-e-Barviya, 64.
- نقشبندی، سوانح حیات حضرت علامہ قریشی، ص 235۔¹⁹
 Naqshbandi, Sawaneh Hayat Hazrat Allama Qureshi, 235.
- مقاماتِ فضلیہ، ص 164۔²⁰
 Maqamat-e-Fazliya, 164.
- مقاماتِ فضلیہ، ص 187۔²¹
 Maqamat-e-Fazliya, 187.
- محمد اسحاق، ملغوٹات مر تضویہ (ڈیرہ غازی خان: مکتبہ نقشبندیہ، سن ندارد)، ص 18۔²²
 Muhammad Ishaq, Malfuzat-e-Murtazviya (Dera Ghazi Khan: Maktaba Naqshbandia, n.d.), 18.
- ایضاً، ص 17۔²³
 Ibid., 17.
- کشکول گدائی، ص 162۔²⁴
 Kashkol-e-Gadayi, 162.
- فیوضاتِ خیریہ، ص 89۔²⁵
 Fayuzat-e-Khayriya, 89.
- ایضاً، ص 182۔²⁶
 Ibid., 182.
- فیوضاتِ بارویہ، ص 48۔²⁷
 Fayuzat-e-Barviya, 48.

ایضاً، ص 48²⁸

Ibid., 48.

فیوضاتِ بارویہ، ص 56²⁹۔

Fayuzat-e-Barviya, 56.

معمر بن ابی عمر راشد الازدی، الجامع، اشاعت دوم، جلد 11 (بیروت: المکتب الاسلامی، 1403ھ)، ص 169، رقم الحدیث: 20228³⁰

Ma'mar bin Abi Amr Rashid Al-Azdi, Al-Jami', 2nd ed., vol. 11 (Beirut: Al-Maktab Al-Islami, 1403 AH), 169, Hadith 20228.

القرآن، ۲:۲۸۴³¹

Al-Qur'an, 2:284.

مقاماتِ فضلیہ، ص 100³²۔

Maqamat-e-Fazliya, 100.

ایضاً، ص 102³³

Ibid., 102.

صاحبزادہ محمد، در مکنون، ص 27³⁴

Sahibzada Muhammad, Durr-e-Maknoon, 27.

محمد شاہ قریشی، خطباتِ سالکین (مسکین پور شریف: خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ، 2023ء)، 36۔

Muhammad Shah Qureshi, Khutbat-e-Salikin (Miskinpur Sharif: Khanqah Naqshbandia Mujaddidiya Fazlia, 2023), 36.

القرآن، ۱۳:۲۸³⁵

Al-Qur'an, 13:28.

قریشی، خطباتِ سالکین، ص 36³⁶۔

Qureshi, Khutbat-e-Salikin, 36.

قریشی، خطباتِ سالکین، ج 1، ص 30³⁸

Ibid., vol. 1, 30.

مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 1 (بیروت: دار احیاء التراث، سن ندارد)، ص 28، رقم الحدیث: 1۔

Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, vol. 1 (Beirut: Dar Ihya al-Turath, n.d.), 28, Hadith 1.

احسنی، فیوضاتِ حسنیہ، ص 234⁴⁰۔

Al-Hasani, Fayuzat-e-Hasania, 234.